فرض نمازوں کے بعد دعا کی اہمیت

(دوسری قسط)

ترجمہ: مولانا عمران ولی

نماز کے بعد دعا ترک کرنے پر حدیث میں مذمت

۱۵:......امام ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مطلب بن ابی وداعۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تہجد (کی نماز) دودو رکعتیں ہیں، ہر دو رکعت پر قعدہ ہے، اور نماز خشوع وخضوع اور تمسکن ہے، اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پروردگار کی طرف اٹھائیں، اور یوں کہیں (دعا مانگیں) اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ پس جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دل نہ لگایا، نہ عاجزی اور مسکنت و بے چارگی ظاہر کی، اس میں دعا نہ کرنا بھی شامل ہے) تو (ایسی) نماز ناقص ہے''۔ (۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وتشهد فی کل رکعتین'' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ''مثنیٰ'' کی تفسیر ہے، جس طرح کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ''صلاۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ'' (کے الفاظ) ''مثنی مثنی'' کی تفسیر اس (تشهد فی کل رکعتین) سے فرمائی ہے، اور (حدیث میں مذکور) لفظ تشہد اور اس پر عطف (کردہ الفاظ) ''تباءس'' اور ''تمسکن'' افعال مضارع (کے صیغے) ہیں، ان (کے شروع میں) سے ایک تاء کو تخفیفاً حذف کیا گیا ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ''تباءس'' سے مراد دعا کے اندر خضوع یعنی عاجزی کرنے کو کہتے ہیں اور یہ (تباءس) ''بؤس'' سے ہے، عاجزی اور فقر وحاجت کے اظہار کو کہتے ہیں، اور (لفظِ) ''تمسکن'' یعنی اپنی دعا میں تضرع اور بے چارگی و بدحالی ظاہر کرنے کہتے ہیں۔

''تقنع یدک'' یہ اقناع سے ہے، اٹھانے کے معنی میں آتا ہے (یعنی دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا مراد ہے) اسی طرح صاحب نہایہ نے فرمایا ہے اور لفظِ ''خداج'' کا معنی ہے: ناقص ہونا۔

یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ دعا میں ہاتھ اٹھانے کا حکم اس بات پر دلیل ہے کہ اس دعا سے

www.banuri.edu.pk

مراد وہ دعا ہے جو دعا سلام کے بعد ہو، اس لیے کہ سلام سے پہلے دعا (کرنے) میں رفع الیدین (یعنی ہاتھ اٹھانا) نہیں ہے، اور نہ ہی کسی نے اس (سلام سے قبل دعا میں رفع الیدین کے) قول کو اختیار کیا ہے۔

۱۶:......امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کر بیٹھ گئے، وہ شخص جو تکبیر اولیٰ میں شریک تھا کھڑا ہو گیا اور دو رکعت نماز پڑھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ دیکھ کر) فوراً اُٹھے، اور اس شخص کے دونوں مونڈھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، کیوں کہ اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) اسی لئے ہلاکت کی وادی میں جا گرے کہ وہ اپنی نمازوں کے درمیان (دعا کے ذریعہ) جدائی نہیں کرتے تھے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر مبارک اوپر اٹھائی اور فرمایا کہ: اے خطاب کے بیٹے! اللہ نے تمہیں راہِ حق پر پہنچایا (یعنی تم نے سچ کہا)۔ (۲) صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو ''باب الذکر بعد الصلاۃ'' میں ذکر فرمایا ہے۔

۱۷:......امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن المنذر، امام ابن حاتم اور امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہم نے مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''فإذا فرغت فانصب'' کے بارے میں نقل کیا ہے کہ (انہوں نے اس کی تفسیر میں) فرمایا کہ: جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے رب کی طرف دعا میں اپنے آپ کو تھکا دو اور اس سے اپنی حاجت طلب کرو۔

۱۸:......امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ''فَإِذَا فَرَغْتَ (من الصلاۃ) فَانْصَبْ (إلی الدعاء) وَإِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ (فی المسألۃ)'' یعنی جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں توجہ ومحنت کریں اور اپنے رب کی طرف دعا میں رغبت کریں۔

۱۹:......امام فریابی، امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ: انہوں نے ''فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ'' کی تفسیر میں فرمایا: ''جب تم بیٹھ جاؤ تو دعا اور سوال کرنے میں خوب محنت اور مشقت کرو''۔

۲۰:......امام عبدالرزاق، امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے ''فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ'' کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''یعنی جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا میں خوب محنت کرو''۔

۲۱:......حضرت عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن نصر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہم سے ''فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ'' کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جب تم اپنی فرض نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے رب کی طرف دعا اور مانگنے میں رغبت کرو''۔

۲۲:......امام شمس الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحصن الحصین'' میں یہ حدیث ذکر فرمائی ہے کہ:

’’مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ‘‘۔ (۳)

ترجمہ: ’’جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا، اس کے لیے جنت میں داخلہ سے سوائے موت کے کوئی چیز مانع نہیں ہے‘‘۔

اس حدیث مبارکہ کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں (بل أخرجه في كتاب الصلوة المفرد وصححه فيه) اور امام ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ نے ’’عمل اليوم والليلة‘‘ میں نقل فرمایا ہے، جبکہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ’’الحصن الحصين‘‘ پر اپنی شرح میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور ان سب نے اس کو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ (۴) میں کہتا ہوں کہ اس باب میں جو احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہم نے ذکر کی ہیں، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض (نماز) کے بعد دعا (کرنا) سنت ہے۔

اعتراض:

اگر کہا جائے کہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ’’الصراط المستقيم‘‘ پر اپنی شرح میں فرماتے ہیں کہ: یہ جو آج کل عرب وعجم کے شہروں میں جو طریقہ متعارف ہوا ہے کہ مساجد کے ائمہ اور مقتدی حضرات سلام (پھیرنے) کے بعد اجتماعی دعا کرتے ہیں (اس طور پر کہ) امام حضرات دعا کرتے ہیں اور مقتدی آمین کہتے ہیں، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات وطریقہ (اور تعلیمات میں سے) نہیں ہے، اور اس بارے میں کوئی حدیث نہیں آئی ہے، (بلکہ) یہ ایک بدعت ہے جس کو پسند کرلیا گیا ہے، تو اس کا جواب کیا ہوگا؟

جواب:

میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب کئی طرح سے دیا جاسکتا ہے:

۱:.....ایک جواب یہ ہے کہ ’’مفتاح الصلاة‘‘ کے مصنف علامہ فتح محمد بن الشیخ عیسیٰ السطاوی اپنی ’’فتوح الصلاة‘‘ نامی کتاب میں فرماتے ہیں، جس کا خلاصہ وحاصل یہ ہے کہ بے شک شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بدعت (ہونے) کا حکم لگایا، اس لیے کہ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صحاح ستہ وغیرہ میں مروی وہ احادیث جو نماز کے بعد دعاؤں کے بارے میں منقول ہیں، اس پر مطلع نہیں ہیں۔ (شیخ عیسیٰ کا کلام ختم ہوا)

۲:......دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر انہوں (شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ مراد لیا ہے کہ نفس دعا نماز کے بعد بدعت ہے، تو بلاشک ان کا قول صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ ان کا یہ قول مردود ہے ان مذکورہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بنا پر جو فرض نماز کے بعد دعا کی سنیت پر دلالت کرتی ہیں۔

www.banuri.edu.pk

۳: ......تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہو کہ نماز کے بعد دعا اس مخصوص کیفیت کے ساتھ کہ ہاتھوں کو اٹھانا اور مقتدیوں کا آمین آمین کہنا بدعت ہے، تو یہ بھی صحیح نہیں، اس لیے کہ ہاتھ اٹھانا (یعنی ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا) دعا کے سنن یعنی طریقوں میں سے ہے، اور دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا بھی سنن دعا میں سے ہے، اور سامعین کی طرف سے آمین آمین کہنا بھی سنن دعا میں سے ہے، اگر چہ یہ امور و (طریقے) سنن مستحبہ (سنن مؤکدہ) میں نہیں ہیں۔ اور سنن منقولہ سے مرکب کام کو بدعت قرار دینا صحیح نہیں ہے، اور رہی یہ بات کہ ہاتھ اٹھانا دعا کے طریقوں (آداب) میں سے ہے، سو یہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

دعا میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں مروی احادیث

۲۳: ......دعا میں ہاتھ اٹھانے کی بابت منقول روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جس کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بسند خلاد بن السائب عن ابیہ اور سائب بن یزید عن ابیہ یہ روایت نقل فرمایا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تو ہاتھ مبارک اٹھاتے اور (دعا سے فارغ ہوکر) ہاتھوں کو چہرۂ انور پر پھیرتے۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی معجم کبیر میں ''عن خلاد بن السائب عن ابیہ'' کی سند سے نقل کیا ہے۔

۲۴: ......اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا میں ہاتھ مبارک اٹھاتے تو چہرۂ اقدس پر پھیرے بغیر نیچے نہیں فرماتے تھے۔

۲۵: ......اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمائی ہے۔

اسی طرح (رفع الیدین فی الدعاء کی دلیل یہ بھی ہے کہ) امام ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ صاحب ''**الحصن الحصین**'' فرماتے ہیں کہ: بے شک (دعا میں) ہاتھوں کو اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے (اور) اس کو (محدثین کی) ایک جماعت یعنی اصحاب کتب ستہ نے روایت کیا ہے، اور یہ بات کہ ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھے ہوئے ہوں، اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند''، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' اور امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں نقل کیا ہے۔ (۵)

۲۶: ......ان روایات میں سے ایک روایت وہ بھی ہے جس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ سے مانگنا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے یا اس کے برابر۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور الفاظ انہی کے ہیں، اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں اسے روایت کیا ہے۔

۲۷: ......اسی طرح ایک روایت وہ بھی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہاتھوں کا

www.banuri.edu.pk

اٹھانا استکانہ (عاجزی) ہے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ’’(ان کافروں نے) نہ عاجزی کی اور نہ اللہ کے سامنے گڑگڑائے۔‘‘ دعا کے وقت ہاتھوں کے اٹھانے کے بارے میں احادیث بہت اور مشہور ہیں۔ اور رہی یہ بات کہ دعا سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا دعا کے آداب میں سے ہے تو یہ بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، جن میں سے ابوداؤدؒ وطبرانیؒ کی دعا میں رفع الیدین کے بارے میں روایت ابھی آپ کے سامنے ہم نے پیش کیں۔ اور بعض وہ ہیں جو ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم کے حوالہ سے بعد میں آئیں گی۔

۲۸:......ان میں سے ایک حدیث وہ ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو جب تک چہرے پر پھیر نہ لیتے واپس نہ کرتے۔‘‘

۲۹:......ان میں کی ایک حدیث ابن ماجہ کی ہے جو انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر دو۔‘‘

جہاں تک متقدمین کے اس قول کا تعلق ہے کہ ’’آمین آمین‘‘ کہنا دعا کے آداب میں سے ہے تو یہ بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ ایک حدیث تو امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حصن حصین میں ذکر کی ہے کہ دعا کے آداب میں سے ہے کہ سننے والا آمین کہے۔ یہ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم کی روایت ہے۔ اور دعا کرنے والے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر دے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی صحیح میں اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے۔ اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مختلف دعائیں مانگیں اور ہارون علیہ السلام نے اس پر آمین کہا تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی دعائیں قبول کیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ’’قَالَ قَدْ أُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا‘‘ (فرمایا: کہ تم دونوں کی دعائیں قبول کر لی گئی ہیں) جیسا کہ تفسیر کی کتابوں میں ہے۔

مصادر ومراجع

۱:......أبوداود، ۲/۴۰، کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ النہار۔
۲:......أبوداود، ۱/۳۶۲-۳۶۳، کتاب الصلاۃ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ المکتوبۃ۔
۳:......الحصن الحصین، ص: ۷۹، ط: لکھنو بالہند۔
۴:......النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، ص: ۱۸۲-۱۸۳، ثواب من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، ص: ۱۱۰، رقم: ۱۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۱۴۔
۵:......الحصن الحصین، ص: ۳۷۔

(جاری ہے)